غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ!

مولانا مفتی محمود بھی عالمِ آخرت کو روانہ ہو گئے۔

مفتی صاحب بہ حیثیت عالمِ دین، مدرس اور مفتی بڑا رتبہ رکھتے تھے اور خاص ان حیثیتوں سے بھی ان کے لئے محبت و احترام رکھنے والوں کا دائرہ بڑا وسیع تھا۔

علمائے دین میں سے مفتی صاحب کو سیاسی بصیرت بھی حاصل تھی۔ بحیثیت وزیرِ اعلیٰ سرحد انہوں نے جس کردار کا مظاہرہ کیا اور پھر اصولی وجوہ کے تحت استعفیٰ دے کر جو قبولیت عام حاصل کی، اس سے سارا ملک آگاہ ہے۔

پھر انہوں نے قومی اتحاد کے قیام میں جس طرح حصہ لیا اور جو خدمات اس متحدہ سیاسی قوت کے صدر کی حیثیت سے انجام دیں وہ ہماری سیاسی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں۔ قومی اتحاد کو جن دو حکومتوں سے سابقہ پڑا۔ ان کے ساتھ مفتی صاحب نے بڑا اصولی اور رکھ رکھاؤ کا رویہ رکھا۔ وہ کبھی کسی جال میں نہیں آئے اور نہ انہوں نے اپنے ضمیر کے خلاف کسی کے لئے کبھی خم کھایا۔ سخت بحرانی حالات میں جس ہمارت سے انہوں نے قومی اتحاد کی سربراہی کی وہ ان کی بہت بڑی دینی اور ملکی خدمت ہے۔ بڑے نازک اور پیچیدہ مواقع پر ان سے اخباری نمائندوں نے سوالات کئے اور ان سے انٹرویو لئے جاتے رہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے، کبھی کوئی کچی یا مغالطہ انگیز بات ان کے ہونٹوں سے نہیں نکلی۔ پروپیگنڈے کے ماہر حریفوں کو ان کی طرف سے کبھی حسب منشا ذہنی غذا نہیں مل سکی۔

دین سے اپنی گہری وفاداری کی وجہ سے سیاست میں آکر بھی وہ کھرا سونا ثابت ہوئے۔

ہم ان کی وفات کو ملک و قوم کے لئے باعثِ نقصان سمجھتے ہیں۔ مگر سوائے صبر کے کوئی چارہ نہیں پاتے۔ اللہ تعالیٰ ان پر خاص رحمت فرمائے۔ ان کی قبر کو وسیع اور پُر نور بنائے۔ ان کے تمام افرادِ خانہ کو صبر سے نوازے اور اس بھاری صدمے کے بعد ان پر خصوصی رحمتیں فرمائے۔

ہم ان تمام علمائے دین سے بھی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ جن کو مفتی صاحب سے محبت تھی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ